L-21

سوانحعمری

جگت سروپا شری لکشمی جی

لل عارفہ صاحبہ

مُصنّف

مہاتما دیوی بھگت جی مہاراج

سوانح عمری

جگت سروپا شری للی شوری جی

لل عارفہ صاحبہ

۱

مُصنّفہ

مہاتما دیوی بھگت جی مہاراج۔ جوکہ ایشوری کے مہان اوپاسک اور پرم بھگت ہیں (بذریعہ پنڈت رام جو پنڈت ملہ ساکن پیرہ باغ حیدرپورہ 5th میل بڈگام روڈ۔ ریٹائرڈ ناظر محکمہ گورنری کشمیر)

پہلی بار ۱۰۰۰

قیمت ایک روپیہ ۵۰ نئے پیسے

ادم۔شری گنیشائے نمہ

سوانح عمری جگت سروپا شری للی شوری جی

جگت ماتا۔ایشوری کی جنم بھومی کشمیر منڈل کے موضع سم پورہ (دکھوہ موہ) ایک پنڈت گھرانے موسومی چیدہ بٹ یعنی چندرہ بٹ جی کے ہاں ہوئی ہے۔عرصہ سال سنہ ۱۳۸۲ بکرمی سے آج تک ۶۳۵ سال کا دَور گذر گیا ہے۔چونکہ پتاجی موضع سمپورہ میں رہ کر موضع کھوہ موہ کے بڑے زمیندار تھے بلکہ موضع کھویہ موہ میں ہی کچھ عرصہ بود و باش رکھتے تھے۔ ہر اچھیا سے دیوی جی نے ماہ بھادون سنہ ۱۲۸۲ بکرمی اوتار دھارن کیا ہوا تھا۔ساتھ ہی اس وقت موضع کھویہ موہ اور موضع رسر میں دو چشمے پرگھٹ ہوئے یعنی چشمۂ کھویہ موہ اور چشمہ شاہی پرگھٹ ہوئے ہیں جوکہ آج تک موجود ہیں۔لوگ ہر دو چشموں پر جایا کرتے ہیں۔در اصل پتاجی موسومی چیدہ بٹ یعنے چندرہ بٹ موضع کھویہ موہ سے ہر پورنماشی کو پہاڑ کے اُوپر گپھا میں پوجا کے واسطے جایا کرتے تھے جس کو کہ ہرشیشور مہادیو جی کہتے ہیں وہاں سے پوجا کرکے گھر پر آیا کرتے تھے چونکہ یہ شخص بڑا

نام سے پکارتے تھے وہاں پر اُن کا درشن ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ وُہ
تھے انہوں نے یوگ بل سے دیوی جی کا کمال دیکھا اور درشٹی سے آتمہ گیان
کا اُپدیش کیا اور یہ شلوک فرمایا:۔

اومکا شر یہ کیول نرانم | سبدھ روپ سس گندھ سماین
آتمہ پرکاش سو پالی آسم | پرم نت دارم شیرس پٹ

پھر دیوی جی نے فرمایا:۔

چت نوی چندرمہ نوی | جلے مئے پکان نوم نوی
بنہ مے پان ینون ژینوُی | تنہ چھس نوم نوی

یہ شبدھ سب باتیں سُن کر بڑے حیران ہوئے چونکہ دیوی جی
کی عمر صرف سات سال کی اُس وقت تھی۔ مہاتما یعنی گورو مہاراج نے
اُن کا کمال دیکھا اور اُن کا متھا ٹیکنے لگے چونکہ دیوی جی نے مریادا رکھنے
کے واسطے گورو مہاراج کو دست بستہ نمسکار کیا اور یہ شبدھ فرمائے:۔

یہ تھوی سرھن گرُھان سنیاسی | گاران سو درشن ملو
حسالوری اس نم سیت رشی | درسک سر یادرمن ملو

کہہ کر پھر کہا کہ ہم شری جوالامائی کا درشن کر کے پھر موضع کھونموہ یعنی
گھر جائیں گے۔ وہاں پر آپ کے درشن کی آشا رکھیں گے اور اب دیوی جی
کا آٹھواں سال شروع ہوا۔ بھادون پورنماشی کو جنم دن منایا جا کر
دیوی جی کو اسی ماہ بھادون پورنماشی سے صبح سویرے ایک شیر نر
انگنائی میں دروازے کے پاس کھڑا رہتا اور دیوی جی اس پر سوار ہو کر

۔۔ت اور خدا دوست تھا اور بڑی عبادت کرتا تھا۔ جس کے
۔۔ بھاؤ اور تاثیر سے اسی بھادون پورنماشی کے یوم دیوی جی کا
جس کو کہ ہمارے مسلمان بھائی لل دید یا للہ عارفہ کے نام سے
پکارتے ہیں کا پرادربھاؤ ہوا ہے۔ جب پتا جی اُوپر گپھا سے پُوجا
کر کے گھر پر تشریف لاتے ہیں تو گھر آکر اُن کو پتہ لگتا ہے۔ کہ
اُن کے ہاں لڑکی یعنے دیوی للی شوری جی نے جنم لیا ہے۔ پتا جی نے
اپنے اہلیہ اور بھائی بندھوں کو اُسی وقت کہہ دیا تھا۔ جگت امبا نے
درشن دے کر گپھا میں فرمایا تھا کہ میں نے خود جگت کے ہتکار کے
لئے آپ کے ہاں جنم لیا ہے۔ اور اس کی پالنا بڑی پریم بھاؤ سے
کرنی چاہیئے۔ جیسے دیوی جی نے اپنے والدین کے گھر میں رہنا
ہوا تو پتا جی کو ہر طرح سے آنند اور سکھ پراپت ہوا۔ چونکہ
پتا جی زمیندار بڑے بھگت ہو کر سدا شیو اور جگت امبا کے پُوجا
پاٹھ کیا کرتے تھے۔ دیوی جی چندر کلا کی طرح بڑھ کر دُوسرے لڑکیوں
کے ساتھ دن بھر بچھڑوں اور لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ سات
سال کے بعد پتا جی معہ اپنے پریوار کے ماہ ہاڑ میں اشاڑھ چتردشی
کے تنھی پر موضع کھرو جوالا مائی کے پُوجا کے واسطے یاترا کرنے
کو جاتے ہیں۔ تو راستے میں موضع پاہامہ میں جہاں پر بالا دیوی جی
کا استھان ہے۔ وہاں پر کچھ عرصہ ٹھہرتے ہیں تو اچانک ایک سادھو
یا براہمن جس کو کہ لوگ دسدہ بال) سرسٹ یعنے سدہ یالو کے

موضع پانپور روانہ ہوئے وہاں پہنچتے ہی دیوی جی نے ایسی ما
کہ اُن کی ساس کو اُن کے من میں نوہ کے برخلاف خیالات پیدا ہونے
پھر دیوی جی نے پتی برتا دھرم کو زیر نظر لاکر اپنے سُسر اور ساس کو اچھی
طرح سیوا ٹہل کرنے لگی۔ نیم کیا تھا کہ صبح سویرے اُٹھ کر سُسر اور ساس
کے کمرہ کے باہر مٹی۔ داتن اور پانی کا لوٹا رکھ کر اپنے کام کاج میں لگی
رہتی تھی اور ٹھاکور دوار کو لیپن کیا کرتی تھی۔ یہاں تک تیرھویں سال
کے ماہ بھادون تک رات بھر صرف آتم گیان میں سالم وقت گزرتا تھا
اسی ماہ بھادون کے پورنماشی کو بالکل سویرے اُٹھ کر انتر ناڈیاں دریا پر
شودھنا کر کے جیسے شیر ببر کو یاد فرمایا تو اسی پورنماشی سے وہ حاضر
ہو کر دیوی جی جگدمبا اور شمبھو مہاراج کے درشن کے لئے جایا کرتی تھی
پھر اپنے وقت پر واپس آ کر گھر کے کام کاج میں لگی رہتی تھی۔ یہ
کسی کو گھر میں پتہ نہیں لگتا تھا تو دیوی جی کا کچھ عرصہ اسی طرح
ہو گئی تو یہاں یعنے گھر میں رہنا پسند نہ فرمایا۔ اور مایا ایسی
پھیلائی کہ اُن کی ساس کو شک پیدا ہوا کہ میری نوہ نہ معلوم صبح سویرے
کہاں جایا کرتی ہے۔ اتفاقاً اُس کو اپنے بیٹے کو بُلا کر کہنے لگی تو
تم اپنی اہلیہ کی کوئی نگرانی نہیں رکھتے ہو کہ یہ صبح سویرے کہاں جایا
کرتی ہے۔ چونکہ مایا زبردست ہو کر لڑکے کو جو کہ بالکل سانپ سوبھاؤ
کا تھا۔ من میں کچھ برخلاف خیال نہیں اُٹھا۔ اتفاقاً چودھویں اور
پندرھویں سال یعنی ۲ دو سال دیوی جی نے سُسر اور ساس کی ایسی

[؟]ملسے درشن کرکے پھر اُسی طرح واپس گھر آیا کرتی تھی۔ یہ
[ص]رف ماتا جی کو ہی معلوم ہوا اُس نے پتا جی کو ہی کہا یہاں تک کہ
[ن]و۹ سال تک یہ بات بالکل پوشیدہ رہی صرف چند ایک جنگلی
یعنے گوجر لوگ دیکھتے تھے کہ کوئی لڑکی شیر پر سوار ہو کر اُوپر پہاڑ
تک پھرا کرتی دکھائی دیتی ہے چونکہ وقت ۱۰یا ۱۱ سال ہونے لگا اس
لئے پتا جی مہاراج نے لوک آچار اور مرجاوا رکھنے کے لئے اُن کے بیاہ
کی چرچا اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں سے کرنے لگے یہاں تک کہ
موضع پانپور کے ایک براہمن گھرانے موسومی نامی شیو بٹ کے ہاں جس
کا لڑکا مسمی سوم بٹ تھا کے ساتھ شادی رچائی گئی۔ یہ چرچا جب
پھیلتی گئی تو دیوی جی نے ہی دیگر لڑکیوں دوارا یہ بات سُن لی۔ تو
اُسی وقت سے چین بر چین یعنے کرودھ مکھ دھارن کیا۔ کچھ عرصہ
بعد اپنے پتا جی کے سامنے لڑکیوں کی طرح یہ شبدھ فرمائے:۔

گرہست ہیمالہ چھوئی کا بور جنگل — لادی کلم نہ بیہ بدلو
گرہست ہیمالہ چھوی نال ژھنن سنگر — سینک راٹھ نہ دروگ گو

پتا جی یہ شبدھ سُن کر حیران ہو گئے۔ چپ ہو کر شادی کے رسومات انجام
دینے کی تیاری کرنے لگے۔ اور موضع پانپور سے دُولھا معہ براتی لیکر
موضع کھویہ موہ آگیا تو رسومات شادی کے انجام دئے گئے اور
جہیز کے ساتھ تین کامدھین جوکہ دیوی جی خود پالتی تھی اور ایک
گھوڑا اور قدرے پوشاک جہیز کے ساتھ دیا گیا تو دُولھا اور دُلھن

ہوکر پانپور گھر پر آئی تو اپنے سوامی کو جو سب زخم آلودہ ہوا دیکھا اور فرمایا کہ جو کچھ دیکھ لیا یہ ماجرا کسی کو نہیں کہنا تو دیوی امرت درشنی سے ان کے شریر کو دیکھا تو سارے زخم بالکل ختم ہوگئے حسب دستور اپنے کمرہ میں جا بیٹھا تو دیوی جی بدستور گھر کے کام میں لگی رہتی تھی۔ آتم گیان اور پراوپکار میں لگی رہتی تھی۔ اپنے یوگ اور گورو اُپدیش کو نہیں بھولتی تھی اور رسوئی میں کھانا پکانے کا کام کرتی تھی اتفاقاً دیوی جی یہ شبدھ رسوئی میں کہنے لگی:۔

پانی پانس چھینہ میلان اور نہ پانے پور نہ پانے

ایزی ہورس ہاچ تہاوک گندان چھوپالے مورچھو مورے

یہ شبدھ سُن کر ماتا جی یعنے ساس کو زیادہ ویربھاو لوح کے ساتھ ہونے لگا تو اس نے کیا سوچا کہ نوہ کو زیادہ آن دینا بند کرایا جائے تاکہ وہ نربل ہو جائے گی۔ وہ دریائے وتستا پر پتن سے ایک گول پتھر لاتی ہے اور اُس کو کھانے کے وقت دیوی جی کے کٹورے میں رکھنے لگی اور اُوپر تھوڑا سا چاول رکھنے لگی تو دیوی جی نے اس کا انکشاف کسی کے پاس نہیں کیا۔ پھر روٹی کھا کر یہ پتھر جس کو کہ (نلہ وَٹ) کا نام کہنے لگے صاف کر کے پھر رسوئی میں رکھتی تھی۔ ماتا نربل ہونے پر ایک دن بدستور عمل قدیم پتن یعنے یارہ بل پر دیوی جی اپنا نیم ذرا دیر سے کرنے لگی یہاں تک کہ وہاں چند ہمسایہ دیویاں نہانے کے لئے پتن پر آئیں اور اِدھر اُدھر کی باتیں آپس میں کہنے لگیں آج للی شوری

گی۔ یعنی صبح سویرے اُٹھ کر ہرشیشور مہادیو جی کے درشن کر کے اپنے سُسر اور ساس کے ہوشیار ہونے سے پہلے ہی وہ حاضر ہو کر حسب دستور وہ کھڑائی اور مٹی لوٹا وغیرہ دروازے کے باہر رکھا کرتی تھی اور ٹھاکر دوار کے کمرہ کو لیپن کرتی تھی۔ ان دو سال میں ساس نے کوئی برخلافی نہیں کی۔ چونکہ دیوی جی کو گرہست آشرم میں زیادہ دیر تک رہنا پسند نہ ہوا۔ تو ایسی زبردست مایا پھیلائی کہ ساس اپنے لڑکے کو ایسا تنگ کرنے لگی کہ وہ بچارا ایک ہفتہ برابر رات بھر جاگرتی میں رہا تو کمرہ میں صرف سُورج بھگوان کا درشن کرتا رہا تو اپنے من میں سب کچھ پوشیدہ رکھا۔ چونکہ مایا کا بڑا زور تھا تو ماتا جی نے لڑکے کو نہایت ہی مجبور کیا کہ تم اپنی اہلیہ کو قابو نہیں کر سکتا۔ اب دیوی جی کا سولھواں [16] سال شروع ہوا تو ماتا جی کے مجبور کرانے پر مسمی سوم بٹ اس رات کو خاموشی اختیار کر کے بالکل ہوشیار رہا۔ یہاں تک شیر ببر اپنے عین وقت پر انگنائی میں حاضر ہو کر انتظار کرنے لگا تو دیوی جی حسب دستور شیر پر سوار ہونے لگی تو سوم بٹ جو بالکل ہوشیار تھا اُٹھ کر اُس نے بھی انگنائی میں یکدم شیر ببر کا دُم پکڑا یہاں تک کہ وہ آدھ گھنٹے کے اندر اندر ہرشیشور مہادیو جی کے گپھا میں پہنچکر پوجا پاٹھ کر کے واپس گپھا سے نکل کر دیکھتی ہے کہ اُن کے سوامی دونوں ہاتھوں سے شیر ببر کا دُم پکڑ کر رکھا ہوا ہے۔ خیر دیوی جی شیر پر بدستور سوار

۱۹ پانڈے بھر دئے گئے۔ پھر بھی گھڑا خالی نہ ہوا۔ یہ دیکھ کر ماں
کہا کہ آج دکھانے کے واسطے اتنا پانی لایا۔ اب اور کوئی برتن موجود
ہے۔ پھر بچا ہوا پانی کھڑکی سے باہر پھینک دیا گیا جہاں پر تیل تراگ کا
چشمہ بن گیا۔ جب اس طرح بھی ساس ہار گئی تو چرخا کاتنے پر کہا کہ کیوں
تار سوت موٹی ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس کو بھی دیوی جی نے بیخ نلوفر
کے تار کی طرح بال نکلنے میں دیکھا اسی طرح دیوی جی کا کتا ہوا سوتر ان
کے سامنے پیش گیا۔ اس پر بھی وہ ہار گئی۔ اب اپنے لڑکے کو دیوی جی کے
نگرانی رکھنے کے لئے مجبور کیا وہ بچارا ماں کے ممتا کے مارے رات بھر جاگرت
میں رہتا تھا۔ سویرے مجبور ہو کر سسرال یعنی موضع کھونہ موہ میں چلا گیا
کچھ عرصہ وہاں ٹھہر کر پوجا پاٹھ میں زیادہ وقت لگانے لگے۔ پھر ماہ
ماگھ پورنماشی کو اور گپھا میں جا کر پوجا پاٹھ کرنے جاتے ہیں۔ دیوی کے
اچھیا سے وہ گپھا سے واپس نہیں نکلتے ہیں۔ ان کا جب یہ پتہ ان کے
سسر اور ساس کو لگ گیا تو انہوں نے پوچھ پاچھ کر کے یہ اطلاع
پانپور میں ان کے والدین کو دلائی۔ یہاں تک کہ سب رشتہ داروں کو پتہ
لگ گیا۔ پانپور میں ماتم داری ہونے لگی۔ چونکہ دیوی جی انتریامی تھی
وہ لوک آچار کے مطابق اپنے پتا اور ماتا جی کو جو کہ پانپور تتری پر سی
پر آئے تھے اور سسر اور ساس کو سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگی۔ بس
اب من کی شانتی رکھنی چاہیئے اور فرمایا :۔ کہ

کوسمہ باغس پیمئی اچھن ۔ بڑھیئے من تہ اچھن پراوُ

...ہماری موجودگی میں یہاں ہاتھ مُنہ دھونے آئی۔ ذرا اسے اپنی خیر و عافیت تو پوچھیں سہی۔ اس نے کیا کیا سلونے کھائے ہیں۔ جب انہوں نے چپ چاپ رہ کر شانتی اختیار کی۔ مگر جب سب ہٹ کر انہوں نے اُسے جبراً بات کرانے پر مجبور کرایا کہ آج کل کیا کیا سلونا پکایا جاتا ہے اتنے میں دیوی جی نے مجبور ہو کر دوسرے سکھیوں سے کہا کہ کیا کہوں (ہنڈ مارتن کنڈ مارتن۔ نوشہ نلہ وٹ ٹرلہ نہ زانہہ) یہ سب حیران ہو گئیں۔ پھر پانی بھر کر گھروں کو چلی گئیں۔ اس وقت ان کے سُسر جو کہ پتن پر نہانے کو آئے تھے یہ شبد سُن کر سوچنے لگے کہ کیا وجہ ہے کہ ہماری نوہ (نلہ وٹ ٹرلہ نہ زانہہ) کا کیا مطلب ہے۔ گھر پر سُسر پہنچکر سوچنے لگے کہ ہمارے ایسے فرمانبردار اور پتی برتا نوہ کو ضرور کوئی زک پہنچا ہے اس لئے اس کی تحقیقات کرنی ضروری ہے۔ بدستور عمل روٹی کھانے کا وقت پہنچا تو وہ خود یعنی سُسر رسوئی میں بنجڑی سے دیکھنے کو گئے۔ واقعی وہاں رسوئی میں ماتا جی نے دیوی جی کے کٹورے میں ایک گول پتھر چاولوں کے نیچے رکھا ہوا پایا گیا۔ پھر اپنی اہلیہ سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون سا طریقہ اب اختیار کیا ہوا ہے۔ اہلیہ نے کہا کہ ایسے باتوں پر کچھ غور نہ فرماویں میں بعد میں سب کچھ کہوں گی۔ اب سنکھیپ طور کہا جاتا ہے کہ گھر میں پانی بالکل کم پہنچتا ہے۔ یہ کام کاج کے قابل نہیں ہے۔ پھر دیوی جی نے جب ایک گھڑا پانی لاکر ساس کو کہتی ہے کہ ماتا جی جتنے بانڈے رسوئی میں ہیں سب کو پانی بھر دیا گیا۔ آشچریہ کی بات ہے کہ ایک گھڑے سے

چھل ژانن چھوی تارہ بوسر — چھلہ کڈ ونلہ شاہمار
(۱۱) حدہ گڑھیہ رٹن مدہ گڑھیہ والُن — اہار گڑھیہ کرون وُپل ہاک تن
نار گڑھیہ للہ وون گار گڑھیہ ژالُن — تار گڑھیہ دیون سمسار سیندے

دیوی جی نے اتنا کچھ اُپدیش کیا نہ مارگ اپنے والدین۔ سُسر اور ساس کو کہہ کر دونوں ہاتھوں سے پرنام کر کے اپنا سب زیور اور پوشاک اُتار کر ان کے چرنوں پر رکھ کر صرف ایک کورتہ پہن کر اور رومال سُرخ سر پر باندھ کر اودہ مکھ سے رخصت کیا اور خود مستانہ طریقہ پر باہر نکل کر پھرنے لگی اور اس وقت ایسا طریقہ اختیار کر کہا کہ جب موضع پانپور کے لوگ چھوٹے بڑے اُن کے پیچھے پیچھے نکلنے لگے تو اُن کو نہایت کر وُدھ مکھ سے واپس کر دیا۔ یہاں تک موضع پانپور سے باہر نکل کر آہستہ آہستہ قصبہ بجبہارہ میں وہاں کے مندر میں دو یوم رہ کر یہ شیارھ وہاں فرمائے ہیں :-

شیلایہ ہنزی اوتما بزم — تبرم ٹک یوس آسن ہٹ
ھنس یونس ملوں کرم — وُچھم نہ ڈیو نٹھم شلہ کنہ وٹ

اور وہاں سے اننت ناگ اور علاقہ شوپیان اور مراج کامراج کے سب علاقہ میں پھرنے لگی۔ ہر جگہ وہ یوگہ بل سے سکندوں میں جایا کرتی تھی جب کہیں کچھ وقت قیام فرماتے تھے تو اس وقت پر اوپکار کے لئے سرسوتی کا رُوپ دھر کر واکیوں کے دوارا گیان اپدیش فرمایا کرتی تھی۔ چونکہ اُن کے پاس مذہب وملت کا تمیز نہیں تھا۔ چونکہ یہ وقت

... رُوپہ درشن چھوتتی اچھ
... تس پٹی کیاہ پہوئی
پت فیرت چھوی پینوی چھن

اور دیوی جی نے

(۳) ابھیاسہ کنی وکاس پھُولم
پرکاش دمانہ موکھی وردم
(۴) گورہ کت ہردیس منز باگ رٹم
سو دِہیہ زبون موکھتی پراوم
(۵) کل تہ مول کت کت چھوے
کریہ ہند آگر و تہ لب چھوے
(۶) کالیس اندر رُودم اچھت
پای کنہ لبم تومای چھس کوت
(۷) ہاچتہ کوہ چھوئی لگمت پرمس
وستہ لوز وش کرمک
(۸) زنم پراوت وبھو چھاندم
سموی اہار سٹھاہ زانم
(۹) اومکار سر پر کبول زانم
آتمہ سرُوپ سوپانے آسم
(۱۰) دوکھ چھو تراوت موکھ اوچھو ہرس

کوت چھوی گژھن پکن تراو
موحی کنہ نتہ نچن تراو
کوت چھوئی گژھن پکن تراو

سو پرکاش زانم پہمے دیہہ
سوکھی بردم کردم تیہ
گنگہ زلہ ناوم تن تہ من
یمہ سہ چالم مالم اک
تت کیوت چھوی ساسہ سوبھاو
انتہ کوت چھوی گورہ ستہ ناد
نیالیس تہاوُنم چوپار شائے
زالیس تہ نہ آلیس بوگم ناو
کوہ گوی اپنرس پنرلوک پروتتی
ینہ گژھنہ زنہ مرنس کرونتوی
لوین لوگن بھرم پری
چالوم دکھ داد پالم اک
شبدھ روپ اس گندھ سی، ت
پرم تت داروم شیرس پیٹھ
تلہ وزہ پرمہ سرس منز تھاہ

کے لئے تشریف لے آتے ہیں اور ان کے ساتھ کچھ عرصہ علم عرفان بحث ومباحثہ فرماتے ہیں۔ اتنے میں دیوی جی کچھ عرصہ یہاں سے ہندوستان تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں سے کچھ عرصہ ڈیرہ ڈون موضع کانگڑی میں رہ کر وہاں پر بھی کشمیری زبان اور سنسکرت میں گیان اپدیش فرمایا پھر وہاں سے کشمیر منڈل اکثر جنگلوں اور بیابانوں میں پھرنے لگی۔ یہاں تک کہ سرینگر بجبہاڑہ اور موضع اتھواجن اور موضع رسر میں خاص کر چشمہ شاہی پر کچھ عرصہ ٹھہرتی رہی۔ وہاں پر جنڈہر یعنی حلورسر کے نام سے پھر کہنے لگے اور وہاں زرشٹہ پل ایک بہت بڑا بھاری پتھر تھا۔ اُس پر دیوی جی نے قریباً اڑھائی سو واکیہ لکھے ہوئے تھے جس پر سے پُرانے مہاتماؤں نے دو سو پچیس واکیہ اپنے انبوہ سے لکھے ہوئے ہیں۔ پھر اپنے گورو مہاراج سدہ مال یعنے سدہ بابو کے گھر گنڈاہلمر سرینگر میں تشریف لاتی ہے۔ وہاں پر گورو مہاراج کے کہنے پر دیوی جی۔ جب حضرت شاہ ہمدان صاحبؒ تشریف لاتے تھے اور حضرت شیخ نورالدین صاحب دریہ گام تحصیل بڈگام سے موضع چرار شریف میں تشریف لاکر عبادت کرتے تھے تو دیوی جی نے ان کی سچی عبادت دیکھ کر ان کے ساتھ بحث ومباحثہ علم عقبےٰ کا کرنے جاتی ہے۔ پھر اُنہی ایام میں زنک ریشی صاحب جس کو زینہ شاہ صاحب کے نام سے پکارتے ہیں۔ وہ بھی علم خودسیاسی کے پورے عابد تھے۔ سال ۱۹۱۳ء

...تنت تھا کہ جب یہاں پر صرف فارسی زبان کا بڑا زور تھا
...ی فارسی زبان استعمال کیا کرتا تھا اور مادری زبان اور
سنسکرت زبان میں فرق ہونے لگی تھی۔ انہوں نے فارسی میں ہی کچھ
شعر فرمائے ہیں انہوں نے تھوڑے شعر فرما کر یہ واکیہ کہہ کر

(۱) صاحب ست چھوی پلنے وانس — لوک چھس دیان کینثرھا دیوٗ
نہ تنت کلُف تے نہ رُچھ وانس — نگئے پانس کینثرھا دو تیو

(۲) شو چھوی نیلہ تیلہ زوراں — موزان ہند تہ مُسلمان
تو کینے چھُوک پننوی پان پرزان — سوہی ہمالیہ چھے صاحبس نیت زانی زانس

فرمایا کہ جب علاقہ کولگام موضع ہیرہ پورہ ماموره پورہ میں دیوی
جی فرما کرتی تھی تو حضرت سعید جلال الدین صاحب بخاری تشریف
لاتے ہیں ان کئے یعنے دیوی جی کے ساتھ آپس میں کچھ شعر بزبان فارسی
فرماتے ہیں:۔ سلام من یمین است۔

بیا باہم سخن گویم زہچیت
مراد را غیبت مومی غیبت بچون نیبت

نوٹ:۔ اور دس شعر پڑھ کر آخری شعر یہ فرماتے ہیں:۔

خودی رفت و خدا رفت و رمن رفت
شعور من ہمہ با جان و تن رفت

نیز اور بھی دوسرے بزرگ صاحب مسمی سعید حسین صاحب سمنانی
سال ۷۵۷ھ کل ۷۷۶ سال ہوگئے ہیں۔ وہ صاحب ان کے ملاقات

ستانہ لباس میں نحر قہ پہن کر بازار میں چلتی تھی اور ایک سبزی فر
پر چڑھ کر فرماتی ہے کسی ٹوکری کے نیچے مجھے جائی رہائش دیدو۔ جس
نے غصہ میں کہا کہ جاؤ یہاں پر جگہ نہیں ہے پھر دوکان سنگین سے او
فتحکدل کے نزدیک ایک جگہ پر ایک نانوائی اپنا کام کر رہا تھا وہاں پر تشریف
لیکر اُن سے کہا۔ مجھے چھُپنے کے لئے یہاں جگہ دیدو۔ کوئی غیر آدمی جو کہ کچھ
پُوچھنے کے لئے میرے پیچھے آرہا ہے۔ چونکہ میں عریاں ہوں اور ایسے آدم زاد
کے سامنے ایسی حالت میں نہیں رہنا چاہتی ہوں اسلئے کہیں چھُپنے کی جگہ
دیدو۔ جب تک وہ چلا جائے گا۔ قدرت کا تماشا۔ اس نانوائی کو ہی اسکو
جگہ دینے کی غیرت نہ ہوئی۔ وہ بولا۔ جا جا۔ یہاں پر جگہ نہیں ہے۔ اب
چونکہ صاحب موصوف ہمراہ مریداں نزدیک پہنچنے والے تھے۔ دیوی جی نے
مجبور ہو کر ادھر کہیں ٹھہرنے کے بجائے نانوائی کے تنورے میں یکدم چھلانگ
ماری اور کہا۔ ڈھکنہ بند کرو۔ چونکہ نانوائی ڈر کے مارے تنورے کو ڈھکنہ سے بند
کر دیتا ہے۔ پرماتما سے دُعا کرنے لگا کہ یہ بات باہر پھیل نہ جائے۔ چونکہ
ان کے چھلانگ مارنے سے اس محلہ کو ایسی خوشبودار ہوا پھیلنے لگی گویا
کہ پھُول ہی پھُول دکھانے لگے۔ اتفاقاً صاحب ممدوح وہاں پر پُوچھ

...رات کے ساتھ گفت و شنید فرماتے ہیں پہلے حضرت شاہمدان صاحبؒ
...ۓ ...مزار ذیل ملاقات اور مباحثہ ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ مہاتما دیوی سنگت
...ا مہاراج فرماتے ہیں جو کہ جگت سروپا شری للی شوری کے جس کو کہ مسلمان
بھائی لل عارفہ کے نام سے یاد کرتے ہیں کہ یہ مہاتما ایشوری کے مہان پرم
بھگت اور اپاسک تھے۔ ان کے پاس دیوی جی ضرور درشن دیا کرتی رہتی
ہے۔ اس کے سہارے دیوی جی کے یہ مہاواکیہ جگت میں پھیل رہے۔ جو
مہاواکیہ علیحدہ لکھوائے گئے ہیں۔ ان میں جو تمہید سارے ادھیائے کا ورنن
جس کا باس مہاتما دیوی بھگت جی مہاراج اور مہاتما بھاسکرانند جی رازدان
صاحب سے ہوا ہے۔ اس کا مختصر طور یہاں پر حوالہ دیا جاتا ہے جس وقت
دیوی جی اپنے گورو مہاراج موسومی سدہ مال یعنی سدہ بابو کے پاس
گنڈا ہلمر تشریف لاتی ہے۔ گورو مہاراج نے ان کو مہا کالی جی کے استھان
پر فتح کدل جانے پر مجبور کیا۔ دیوی جی نے تعمیل حکم کر کے استھاپن پر چلی
گئی انہی ایام حضرت شاہمدان صاحبؒ تشریف لائے تھے۔ اور اسی استھاپن
کے پاس ہی انہوں نے رہنا پسند فرمایا۔ چونکہ جب دیوی جی استھاپن سے
واپس آنے لگی تو قدرتی طور حضرت شاہمدان صاحبؒ کو دل مبارک میں
خیال اٹھا کہ یہ بجلی کی چمک اس احاطہ سے کہاں اور کدھر چلی گئی۔ اتفاقاً
انفر مزید ساتھ لے کر صاحب موصوف باہر تشریف لیکر دیوی جی یعنی
لل عارفہ کو ڈھونڈھنے لگے۔ چونکہ عارفہ صاحب روشن ضمیر تھی۔ ان کو
معلوم ہوا کہ صاحب موصوف کسی غرض کے لئے پیچھے آرہے ہیں چونکہ دیوی جی

لاچارہ بیچارہ پرداد کرم۔ ندر چھوہ تہ ہیوما۔ فیرت دِ دیارہ حال
پران نہ روہن ہیوما۔ پران تہ روہن کُتی زانم۔ پران یِرت لیلہ ساد۔ پرا
کتہ نہ کہری۔ توئی لیم سوہم ساد + یہ شبدھ فرما کرنا چھتی نا چھتی اوپر آسمان کی
طرف چل کر غائب ہوگئی۔ کچھ منٹ بعد دیوی جی گورو مہاراج کے پاس بمقام
اتھواجن کوہ دامن پر آپس میں سمواد کرتے تھے اس کے بعد دیوی جی پا پیادہ سے
ہوتے ہوئے بجبہاڑہ تشریف لے گئی۔ اونہی ایام میں حضرت شیخ نور الدین صاحب
موضع دریہ گام سے موضع چرار شریف میں تشریف لا کر عبادت میں مصروف
ہونے ہیں اتفاقاً حضرت شاہمدان صاحب کے اُن ہی مریدوں میں سے ایک
مرید جناب شیخ صاحب کے پاس آتے ہیں اور سب ماجرا اُن کو سُناتے ہیں اتفاقاً
شیخ صاحب کو مُبارک خیال اُٹھتا ہے کہ کب ایسا یوم مبارک ہوگا کہ جس دن
للی شوری صاحبہ یعنی لل عارفہ صاحبہ یہاں تشریف لا کر مشکور فرماتی۔ اِتنا
خیال کرتے ہی ایشوری کو معلوم ہوا سوچنے لگی کہ ضرور ان کے پاس جانا چاہیئے۔
پہلے ہی لڑکیوں کے دوارا جو کہ سبزی لینے (کرچ) چاقوؤں سے نکالتی تھیں
شیخ صاحب کو اُپدیش کرایا۔ پھر خود دیوی جی تشریف لاتی ہے۔ یعنے
کاکہ پور کے راستے گھاٹ پر ماہنجی لوگوں کو کہتی ہے ہمیں پار لے جاؤ۔ دو تین

... نیروں سے دریافت کرانے لگے کہ یہ بجلی کی چمک کہاں چلی گئی۔ ہر ایک جگہ
... یہاں، لیا لیا مگر کہیں پتہ نہ لگا۔ پھر اسی نانوائی کے پاس جاکر پوچھا جاتا ہے کہ
یہاں جو سوگندی ہوا نکلتی ہے اس کی کیا وجہ ہے اگر یہاں پر کوئی شخص آیا ہوگا
تو بتا دو انعام دیا جائے گا ورنہ ظلم وستم برپا ہوگا۔ تو نانوائی مجبور ہوکر کہنے لگا
ایک مستانہ عورت خرقہ پہن کر جگہ لینے کے لئے یہاں آئی اور کہا آدم زاد میرے پیچھے
آرہا ہے میں مستانہ ہوں چھپنے کے لئے جگہ دیدو۔ میں نے صاف انکار کیا۔ پھر وہ
مجبور ہوکر اس نے تنور میں جس میں آگ زبردست جل رہی تھی چھلانگ ماری وہاں
سے وہ غائب ہوگئی۔ میں نے خوف کے مارے اوپر ڈھکنہ رکھ دیا۔ یہ اصلی بات ہے،
اب اختیار ہے۔ حکم ہوا کہ ڈھکنہ فوراً اٹھا لو ور دیر کیا تھی ڈھکنہ اٹھایا گیا
تو تنور سے میں سے دیوی جی حور نما بہشت کی طرح پھولوں کے ہار اور مالا گلے میں پہنے
ہوئی باہر نکل کر یہ واکیہ ارشاد فرمائے:۔ ہمسہ ہٹو ہٹو کٹو۔ درش جیسے ناپھے کیہ بنیو
اہم بھاؤ تراوت گیان مارگ رلو۔ اوہ دیوہ بیبو ستران گاش۔
فارسی میں فرمایا:۔ درون دیدہ دیگر دیدہ ہوست۔ کہ وارد دیگرہ از دید کی مست
چوں آں دیدہ دریں کشاید حقیقت ہا دیگر گوں مے نماید۔ لل لوچالیس سومن
بلغ برس۔ ویہم شوشکت میلت تہ واہ تتہ لے کرم امرتہ سرس۔ زندی مرس مہ کیا کرے

پھر فرمایا - کہ:-

۱ زیٹھ بوچھ موکر لپٹامُن   یاران بوچھی تان سندراءُ
فرٹ چانس کرنس داروان نہ مارُولن   کراُوپکارُن سوُے پھٹے کر
۲ معرفت ڈیوہم بوڈ شنیاکارا   ڈلیشت چھم مریخ چھوٹ
شہک میدان گنڈُم پالنس   مہ للے رُودُم نہ عقل تہ ہوش
۳ واقف سائنس دالنس دانس   اده کھہ کلہ قول لله یم پوشس
کھنہ کھنہ کران کُن نو واتک   نکھنہ پھٹک اہنکاری
۴ سموہی کہیہ مالہ سموہی آسک   سیمہ کھنہ مو چھو نفے برنخ تاری
سب لله سیمے اب اہہ دورے   اده ها مالیہ سپنک سوہم سوُ
۵ شیوہ شیوہ کران شموناتوُسے   گیو کندہ زلک منس سوا آسے
گیوتے دمس دیہہ ڈُودراسے   گیوک نے دمس دیورہ کیفیے
۶ چھُو کونے چھونا کرنے   اد چھم ادر پور ناکونے
ومہ فل ستے مول ناکونے   چیٗی چھینیو کارُون نہ کولے

اتنا کہہ کر دیوی جی نے شیخ صاحب کو دعائے نیک بخش کر چلنے کی تیاری کی۔ شیخ صاحب نے دست بوس کر کے کہا کہ اگر اور کچھ ہدایت ہو تو برزبان مبارک فرماویں:- (۱) لل بو درایس زہانڈان گاران۔ حل مہ کہہ مس لسنے سنی

... نانوائی جواب دیا پھر ایک ہانجی نے جس کا اچھا دن آنیوالا تھا اُٹھا
... مہاں کو کشتی میں اچھی طرح بٹھایا۔ پار پہنچکر دیوی جی نے فرمایا میرے واپسی تک
...ہرنا۔ ہانجی دست بستہ بولا۔ ست بچن۔ میں ضرور ٹھہروں گا۔ پھر چرار شریف کے
...دیک ایک گاؤں میں جہاں تک جناب شیخ صاحب آسہ مبارک ہاتھ میں لیکر
سیر کو نکلے ہوئے تھے۔ چیلے ساتھ تھے۔ آہستہ آہستہ اُس جگہ پہنچتے ہیں جہاں
...ہم شیخ صاحب نے اُن لڑکیوں کو فرمایا کہ ارے لڑکیو تم کیوں چاقو سے کیڑوں کو مارتے
ہیں۔ لڑکیوں نے جواب دیا۔ صاحب کیا فرماتے ہو کہ کشمیری میں (آسا ہت چھوہ
ساسا ماران) یہ سُن کر شیخ صاحب نے اس وقت سے آسہ مبارک دست مبارک
میں رکھنا پسند نہ فرمایا۔ خیر پھر جائے مبارک پر تشریف لیجاتے ہیں بیٹھتے ہی
باہر سے سُنا گیا کہ آسمان سے ایک بجلی جیسی چمکی احاطے میں دیوی جی خود تشریف
لاکر ایک بڑے پتھر پر ہنستی ہوئی بیٹھی۔ شیخ صاحب وہاں پر آکر ان کے ساتھ
آپس میں حسن نفس کے متعلق باتیں کرنے لگے۔ آخر پر دیوی جی نے بہت بحث و
مباحثہ کرنے پر فرمایا۔ جب جناب شیخ صاحب فاقہ کشی سے بہت لاغر ہوئے
تھے۔ جب عارفہ صاحبہ کے واسطے کھانے کو چیزیں منگوائی گئیں بہت
خاطرداری کرائی گئی تو دیوی جی نے فرمایا:۔ زِنہ منٛد چھوک نہ کھِنہ چھوک منٛد چھان

بہت سے شعر گوئی ہوتی رہی۔ پانچ چھ بجے کا وقت
کہ شہر سرینگر سے ایک قافلہ آیا کرتا ہے جنہوں نے لل دید
عارفہ کو بمقام اتھواجن اپنے گورو مہاراج کے پاس بھیج دی تھی دیکھ
لوگ جو چل رہے تھے اور موضع پانپور میں سب حالات دیکھ لئے
تو انہوں نے بڑی جدو جہد کر کہا کہ دیوی جی کو ہم نے گورو مہاراج
کے پاس دیکھ لیا ہے۔ کیا کہتے ہیں۔ وہ اچھی چنگی بھلی ہے۔ ایسے میں
ہندوستان کے بہار علاقہ میں اور ڈیرہ ڈون کے نزدیک ایک
گاؤں میں کچھ عرصہ ٹھہرتی ہے۔ لبعد ازاں یہاں کشمیر منڈل میں مراج
و کمراج میں پھرتی رہی۔ یہاں تک کہ مہاواکیہ جو کہ کم از کم ایک ہزار
شلوک پر مشتمل ہیں۔ لوگوں کو کہتی رہی بلکہ علاقہ شوپیان میں
ایک جماعت کو بھی دیوی جی نے اپنا جیسا بنا لیا تھا۔ جن میں سے
سال سنہ ۱۹۵۹ء میں تین اشخاص اسی جماعت کے خاندان سے آکر
سرینگر محلہ بھانہ محلہ نمر پرستان میں ایک ہفتہ ٹھہر کر سالم اس سدھانت
کو پرکھونت کر لیا۔

سردست یہاں پر دیوی جی کی سوانح عمری ختم کی جاتی ہے

...ماتم تور دھمس۔ بون مہ کل گنیم روگمس نیغنی

...ماجہاں؟ وندہ لالسم جبگر مارن تلہ للہ ناو درام للہ دتی نندر دمسن بیتی

...رماہ دیوی جی باہر نکل کر ادرشٹ ہو کر گھاٹ دریا پہ پہنچی۔ ہانجی انتظار میں تھا تو کشتی

...پار چلی گئی۔ ہانجی کو کیا لینا دینا تھا۔ دیوی جی پار اُتر کر موضع بجبہاڑہ میں تشریف

...ئی۔ ہانجی کا چپہ سونے کا ہوا تھا تو وہ پھُولے نہ سما کر گھر پہ چلا گیا اور آرام سے

زندگی بسر کرنے لگا اور بھی بہت سا ورتانت لکھنا تھا وہ سدھانت یعنی گرنتھ

کے تمہید میں درج ہوگا جو کہ جلدی ہی شائع ہوگا۔ آخری وقت پر جب ۹۳ سال گذرتے

ہیں تو دیوی جی نے آپس میں تنازعہ نہ اُٹھنے پر دو سروپ دھارن کئے ایک سروپ

مسلمان بھائیوں کے پاس رکھا ایک سروپ ہندیوں کے بمقام بجبہاڑہ رکھا۔ ۹۳

سال کے عمر میں دیوی جی دکھاوٹ کے لئے پھاگن شدی اشٹمی کو دِہیہ تیاگ دیا۔

مسلمان بھائیوں نے تابوت نکالا اور پنڈتوں نے ارتھی نکالی۔ شمشان پہ اور

مرگزار پہ ارتھی اور تابوت کھولا گیا تو دونوں خالی پائے گئے۔ سب لوگ حیران

ہو گئے۔ پھر بجبہاڑہ سے سب لوگ جمع ہو کر موضع پانپور میں ایک میدان میں

دیوی جی کے متعلق ان کے کچھ واکیہ پڑھنے لگے:۔ کسو مرہ نے کسو ماراں

مرہ کُس تے ماران کُس۔ یسو ہرہ ہرہ تراوت گرہ گرہ کرے ادہ سو مرہ نے ماران تس

...جو کچھ رہ گیا ہوگا تو اُس کو ادھیایوں کے تمہید پر ...ے گا۔ نیز سوانح عمری کے دُوسرا ایڈیشن انگریزی میں درج ...ا۔ اس میں ان رشیوں اور منیشروں کے نام درج ہوں گے۔ جو جگت سروپا شری للی شوری جی کے وقت میں موجود تھے۔ ماہ بھادون کے پورنماشی کو سب سجنوں کو دیوی جی کے اوتار دھارن کا دن یاد رکھنا چاہیئے۔

مترجم شبھ چنتک رام جو پنڈت ملہ بیرہ باغ حیدرپورہ
مہتمم شری للی شوری بھون۔ بیرہ باغ

پنڈت پریم ناتھ صاحب کے اہتمام سے نو کشمیر پریس سرینگر میں چھپا

بیش بہا نسخے

1۔ سوانح عمری جگت سرویا شری اللی شوری جی ۱۲ار
2۔ بول گیتا۔ شریمد بھگوت گیتا کا ارتھ ۱۴ار
3۔ شری وچینیتی مالا کشمیری ۴ر
4۔ شری منگل کشمیری ۴ر
5۔ وچینیتی مالا ہندی ۸ر

نوٹ :۔ جگت سرویا شری اللی شوری جی کے واکھیہ کا مکمل مجموعہ تقریباً ایک ہزار واکھیہ اس وقت زیر طباعت ہے جسے جلد ہی شائع کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ

ہر علم و فن کی اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ عربی کتابیں کاغذ اور سامان سٹیشنری

ملنے کا پتہ

پین اینڈ پیپر سیلز

ہیڈ آفس :۔
حبہ کدل

برانچ :۔
جونده پوره سرینگر